72930 ـ ایك برس تك بیوی سے غائب رہا اور پھر طلاق دے دی كیا عدت ہوگی یا نہیں

سوال

ایك عورت ایك برس سے اپنے میكے میں ہے، اور ایك برس بعد اسے طلاق كا پیپر ملا تو كیا اس عورت كو عدت گزارنا ہوگی یا نہیں ؟
یہ علم میں رہے كہ وہ ایك برس تك میكے میں رہی اور اس عرصہ میں خاوند سے نہیں ملی اور نہ ہی خاوند سے مباشرت كی ہے، تو كیا اس كے لیے عدت ہوگی یا نہیں، یا كہ میكے رہتے ہوئے اس كی عدت ختم ہو چكی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس عورت كو طلاق كی عدت گزارنا ہوگی، اور یہ عدت طلاق حاصل ہونے كے بعد سے شروع ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال كیا گیا:

ایك شخص بیس برس سے سفر پر گیا اور بیوی سے غائب رہا اور اتنے عرصہ كے بعد اس نے بیوی كو خلع كی بنا پر طلاق بھیج دی، اب یہ عورت كسی اور سے شادی كرنا چاہتی ہے كیا وہ عدت گزارےگی یا نہیں ؟

جبكہ اس كا خاوند تو بیس برس سے مسافر ہے اور بیوی سے مباشرت بھی نہیں كی، كیا عدت استبراء رحم كے لیے ہو گی یا اس كے علاوہ كسی اور مقصد كے لیے ؟

شیخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

اگر واقعتا ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان كیا ہے تو بلاشك اس پر عدت ہو گلی؛ كیونكہ عدت تو طلاق كے بعد شروع ہوتی ہے، چاہے خاوند اپنی بیوی سے كتنا بھی طویل عرصہ غائب رہے؛ كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے وہ تین حیض اپنے آپ كو انتظار میں ركھیں .

اس میں حكمت كیا ہے اس كے بارہ میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اپنی كتاب " اعلام الموقعین " میں اس موضوع پر بہت ہی نفیس بحث كی ہے، اور یہ بھی بیان كیا ہے كہ اس میں حكمت برات رحم كے ساتھ مخصوص نہیں، بلكہ اس كے علاوہ اور بھی كئی ایك حكمتیں پائی جاتی ہیں.

اسی لیے وہ بیوہ عورت جس سے خاوند نے دخول بھی نہ کیا ہو، اور چاہے وہ چھوٹی عمر کی بھی ہو جس کے متعلق حمل کا گمان بھی نہ رکھا جائے پر عدت ہوگی، اور اسی طرح جو عورت حیض سے نا امید ہو چکی ہو اس کو بھی عدت گزارنا ہوگی.

اس سے یہ معلوم ہوا کہ برات رحم کے علاوہ بھی اللہ تعالی نے اس میں کئی ایک حکمتیں رکھی ہیں، لیکن جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے اگر اس عورت نے طلاق کے حصول کے لیے مال خرچ کیا اور اس مال کے عوض میں خاوند نے اسے طلاق دی تو اس طرح یہ عورت خلع حاصل کرنے والی کہلائیگی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ خلع حاصل کرنے والی عورت کو ایک حیض عدت کافی ہے، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ اور سلف و خلف علماء کرام کی ایک جماعت نے بھی یہی فتوی دیا ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے اور ان شاء اللہ صحیح بھی یہی ہے.

خاص کر جب یہ ڈر ہو کہ اگر خلع والی عورت سے تین حیض یا پھر آئسہ ناامید عورت کو تین ماہ عدت کا انتظار کرنے کا کہا جائے اور اس عرصہ میں مناسب اور کفو کا رشتہ نکل جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ اور ہمارے سب بھائیوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور دین اسلام پر ثابت قدم رکھے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی بڑا ہی جود و کرم کا مالك ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ا بن باز (22 / 174).

واللہ اعلم .